

معاشی بحالی کا جو عمل م س 10ء کی پہلی ششماہی میں دیکھا گیا وہ تیسری سہ ماہی میں تیز ہوا جس کا سبب بڑھتی ہوئی ملکی اور بیرونی طلب کی وجہ سے پیداواری نمو میں اضافہ ہے۔ زیادہ تر بحالی بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے میں ہوئی تاہم چھوٹے اور درمیانے حجم کے اشیا سازی کے کارخانوں کو بجلی کی قلت کے باعث پیداواری صلاحیت کم ہونے کی شکایت رہی۔ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے کی نمو گزشتہ سال سے اگرچہ بڑھی ہے تاہم یہ م س 08ء کی بلند سطح سے بدستور کم ہے۔ م س 10ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران درآمدات بڑھنے کے ساتھ ساتھ گرانے کے دباؤ میں اضافے کا جزوی سبب یہ بھی ہے کہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے نے اپنی استعداد کا استعمال بڑھایا ہے (دیکھئے شکل 2.1)۔

جدول 2.1: مجموعی طلب کے اظہار

سال	نمونیہ	پہلی ششماہی	تیسری سہ ماہی
م س 09ء	م س 10ء	م س 09ء	م س 10ء
تیل فروخت <sup>1</sup>	-4.1	14.7	-1.0
صنعتوں کو گیس کی فروخت <sup>2</sup>	-2.1	2.0	0.3
دیگر گیس فروخت <sup>2</sup>	1.0	-0.6	-3.5
بجلی کا استعمال زراعت/صنعت <sup>3</sup>	-6.2	4.4	-3.2
بجلی کا استعمال کمرشل <sup>3</sup>	-7.6	6.9	-3.4
ہیٹنگ کی فروخت <sup>4</sup>	-13.7	16.6	-6.5
صارفی گاڑیوں کی فروخت <sup>5</sup>	-22.1	38.6	-37.8
کمرشل گاڑیوں کی فروخت <sup>5</sup>	-18.6	18.4	-30.4
برآمدات	9.4	-4.5	-18.2
درآمدات	12.8	-28.6	-36.4
کاروبار کو قرضے	9.2	5.8	-4.1

ماخذ: <sup>1</sup> اوی اے سی، <sup>2</sup> ایس ایس جی سی اور ایس این جی پی ایل، <sup>3</sup> چیکو، <sup>4</sup> اے پی سی ایم اے، <sup>5</sup> پی اے ایم اے

م س 10ء کی تیسری سہ ماہی میں ملکی طلب میں اضافہ بنیادی طور پر نجی صرفے کے باعث ہوا کیونکہ رواں مالی سال اہم زرعی اجناس کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے دیہی آمدنی خاصی بڑھ گئی۔ صرفی طلب کو کچھ سہارا بینکنوں

نے دیا، جنوری 2010ء سے بینکنوں نے صارفی مالکاری کے کاروبار میں دوبارہ دلچسپی ظاہر کی جس کا جزوی ثبوت گاڑیوں کی بڑی تعداد میں فروخت سے ملتا ہے (دیکھئے جدول 2.1)، حالانکہ اس عرصے کے دوران ان کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ یوں، واسطی اشیا کی طلب میں اضافہ کارپوریٹ شعبے کی سیالیت میں بہتری آنے سے مستحکم ہو گیا، اس بہتری کا سبب شعبے کی آمدنی اور بینکنوں کے دستیاب قرضوں کا بڑھنا تھا۔

جدول 2.2: صنعتی شعبے کی طرف سے خرچ کی جانے والی توانائی کی ہیئت ترکیبی (فیڈ اسٹاک کے علاوہ گیس)				
فیصد حصہ	میں 06ء	میں 07ء	میں 08ء	میں 09ء
تیل	14.7	12.7	7.9	8.4
گیس	40.4	41.5	40.1	44.7
بجلی	13.9	13.4	12.4	13.5
کولہ	31.1	32.4	39.6	33.4
ماخذ: ایچ ڈی آئی پی				

میں 10ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ایشیائی ملکوں میں تیزی سے نمو اور ترقی یافتہ ملکوں کی معیشت کی معقول بحالی کے باعث بیرونی طلب میں بھی اضافہ ہوا جس سے اس مدت کے دوران ملکی مصنوعات کے ساتھ ساتھ زرعی اشیاء کی بھی برآمد تیزی سے بڑھی۔ م س 10ء کی تیسری سہ ماہی کی برآمدی مجموعی م س 03ء کی چوتھی سہ ماہی کے بعد سے اب تک کسی بھی سہ ماہی کی مستحکم ترین سال بسال برآمدی نمو ہے۔ مجموعی صرفے میں مستحکم بحالی نے سرمایہ کاروں کے اعتماد میں اضافہ کیا ہے جس کا ثبوت م س 10ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران بنیادی اشیاء کی بلند پیداوار ہے نیز بعض شعبوں بشمول زراعت اور ٹیکسٹائل میں مشینری کی طلب بڑھ گئی۔<sup>1</sup>

اشیاء سازی کا ملکی شعبہ دستیاب استعداد کے پیش نظر بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے میں کامیاب رہا جس کے نتیجے میں م س 10ء کی تیسری سہ ماہی میں بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کے شعبے میں 9.6 فیصد نمو ہوئی جو کہ م س 07ء کے بعد مستحکم ترین سہ ماہی نمو ہے۔ اس شعبے میں تیسری سہ ماہی کی بلند نمو کی وجہ سے جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران مجموعی 4.4 فیصد ہو گئی جبکہ گذشتہ مالی سال کے اسی عرصے کے دوران 7.4 فیصد کی واقع ہوئی تھی۔ بڑے پیمانے کی اشیاء سازی میں زیادہ تر نمو کاروں اور الیکٹرانک صنعتوں میں دیکھی گئی، علاوہ ازیں کچھ برآمدی صنعتوں بشمول ٹیکسٹائل، ادویات وغیرہ میں بھی نمو ہوئی۔ چنانچہ ایسا لگتا ہے کہ ملک میں توانائی کا موجودہ بحران بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کے شعبے کی سرگرمیوں میں کوئی بڑی رکاوٹ نہ ڈال سکا تاہم یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اگر توانائی کی قلت نہ ہوتی تو شعبے کی شرح نمو اس سے بھی زیادہ ہو جاتی۔

توانائی کی قلت کے باوجود بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کے شعبے میں چلک کی بنیادی وجہ مطلوبہ توانائی کی ہیئت ترکیبی اور اسے پورا کرنے کے ذرائع ہیں (دیکھئے جدول 2.2)۔ صنعت کی توانائی کی 40 سے 45 فیصد ضروریات قدرتی گیس (کھاد کی تیاری میں استعمال ہونے والی گیس کے علاوہ) سے پوری کی جاتی ہیں۔ مزید برآں جن صنعتوں میں گیس بطور خام مال (کھاد، مصنوعی ریشہ وغیرہ) استعمال ہوتی ہے انہیں یہ ترجیحی بنیادوں پر فراہم کی جاتی ہے جبکہ بجلی سازی اور ٹرانسپورٹ وغیرہ میں استعمال کے لیے گیس فراہم کرنے کی باری اس کے بعد آتی ہے۔<sup>2</sup> جہاں تک عام صنعتوں کا تعلق ہے، م س 10ء کی تیسری سہ ماہی کے اعداد و شمار سے گیس کی فروخت میں تیزی سے اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔ م س 09ء کی تیسری سہ ماہی کے مقابلے میں گیس کی فروخت میں 4 فیصد اور م س 08ء کی تیسری سہ ماہی کے مقابلے میں 1.2 فیصد نمو ہوئی۔ اسی طرح کولے اور تیل سے پیدا ہونے والی بجلی کا صنعتی ضروریات میں 40 سے 45 فیصد حصہ ہے جسے زیادہ تر درآمد کر کے پورا کیا جاتا ہے اس لیے بجلی کے قفل سے پیداواری نقصان ان ہی گئی چنی صنعتوں میں ہوا جہاں صرف بجلی کے نیٹ ورک پر انحصار کیا جاتا ہے۔<sup>3</sup> بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کے

<sup>1</sup> م س 10ء کی تیسری سہ ماہی میں اہم مصنوعات کی صنعتوں میں 47.6 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ مالی سال اسی عرصے کے دوران 29.2 فیصد کی ہوئی تھی۔

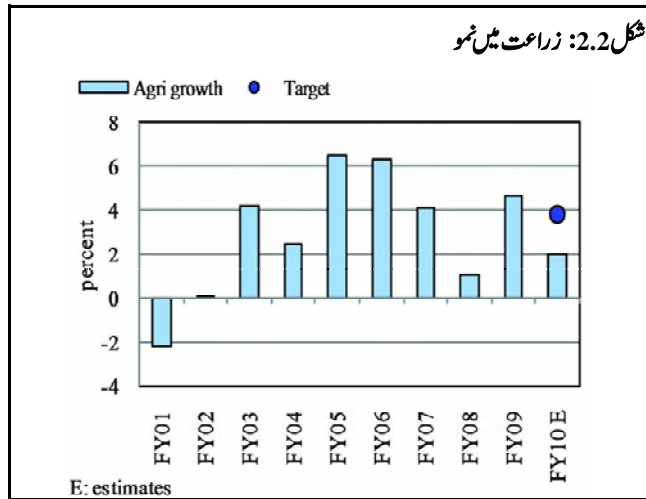
<sup>2</sup> قدرتی گیس کی فراہمی اور انتظامی پالیسی 2005ء کے مطابق۔

<sup>3</sup> بالواسطہ اثرات میں کمرشل شعبوں میں محدود سرگرمیاں، یو پی ایس/جنرل پراسرارفین کے اخراجات میں اضافہ اور گھریلو آلات کا محدود استعمال وغیرہ شامل ہیں۔

شعبے میں مذکورہ نقصان اس وجہ سے مزید کم ہو گیا کہ بڑی کمپنیاں بجلی کے تھقل سے بچنے کے لیے بھاری مالیت کے متبادل ذرائع استعمال کرتی ہیں۔ مزید برآں ٹیکسٹائل، چینی، کیمیکلز اور اسٹیل کی چند صنعتیں اپنے پونٹس کے لیے اپنی بجلی خود بنارہی ہیں۔

اس کے برعکس چھوٹے پیمانے کی اشیا سازی کا شعبہ بجلی کی قلت سے زیادہ متاثر ہوا اور اس شعبے کے بڑی تعداد میں پونٹس بند ہو گئے جس کا برآمدات اور ملازمتوں پر منفی اثر پڑا۔<sup>4</sup> اسی دوران مقامی تعمیراتی صنعت مزید مستحکم ہوئی جس کی وجہ تعمیراتی سامان کی قیمتوں میں ٹھہراؤ اور ہاؤزنگ کی طلب میں اضافہ ہے جس کا ثبوت م س 10ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران سینٹ میں بلند نمو ہے جو کہ گذشتہ سال کی تیسری سہ ماہی کے علاوہ خود م س 10ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں زیادہ ہے۔

چنانچہ صنعتی شعبے کی مجموعی پیداوار نے م س 10ء کے لیے 1.7 فیصد کا سالانہ ہدف آسانی سے حاصل کر لیا۔ صنعتی پیداوار میں بہتری اور تجارتی حجم بڑھنے سے شعبہ خدمات میں بحالی کی توقعات روشن ہو گئی ہیں۔ تھوک اور خردہ تجارت میں توقع سے بڑھ کر نمو، نظم عامہ اور دفاع کے ذیلی گروپوں کا مستحکم حصہ، ٹرانسپورٹ سے متعلق سرگرمیوں میں اضافے اور ٹیلی مواصلات میں سرمایہ کاری بڑھنے سے شعبہ خدمات کی نمو میں اضافہ ہوا ہے۔ رواں مالی سال کے دوران صنعت اور خدمات کے شعبوں میں بلند نمونے زرعی شعبے میں آنے والی معمولی کمزوری کو عہدگی سے دور کر دیا جس سے م س 10ء میں جی ڈی پی میں 4.1 فیصد کی مستحکم نمو ہوئی۔<sup>5</sup> بڑی فصلوں میں بحالی کے امکانات، بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے میں گنجائش میں اضافے اور توانائی کی فراہمی میں معمولی بہتری کو دیکھتے ہوئے م س 11ء میں بھی جی ڈی پی کی نمو میں مزید اضافہ متوقع ہے۔



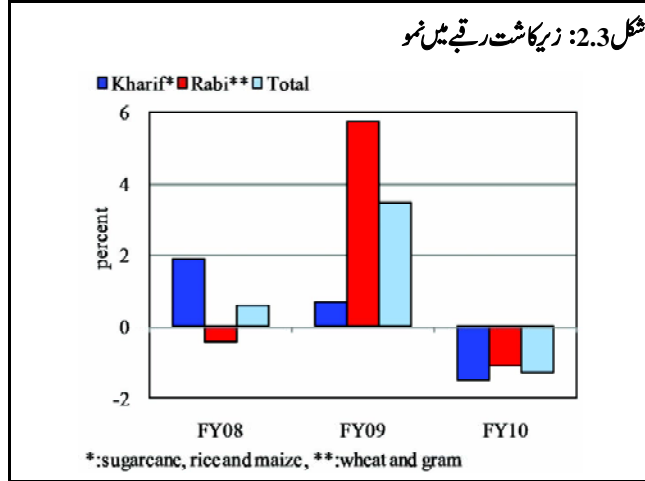
## 2.1 شعبہ زراعت کی کارکردگی

م س 10ء کے دوران پانی کی قلت اور ناسازگار موسم کے باوجود زرعی شعبے میں 2 فیصد کی معقول نمو ہوئی جبکہ ہدف 3.8 فیصد تھا (دیکھئے شکل 2.2)۔ یہ نمو بنیادی طور پر شعبہ گلہ بانی کی شاندار کارکردگی کے باعث ہوئی کیونکہ اہم فصلیں پانی کی قلت اور بوائی کے وقت چاول اور گنے کی کم قیمتوں کے باعث شدید متاثر ہوئیں چنانچہ اہم فصلوں، ماسوائے کپاس، کے زیر کاشت رقبے میں کمی واقع ہوئی (دیکھئے شکل 2.3)۔ مزید یہ کہ گندم اور

کپاس کی یافت کم ہوئی۔ یہ بات اہم ہے کہ م س 10ء کے دوران گندم کی کاشت مزید کم ہو جاتی اگر کاشتکاروں نے متوازن کھاد کا استعمال نہ کیا

<sup>4</sup> متعلقہ کاروباری تنظیموں کے مطابق سلائے ملبوسات، بوتلیے اور برستی چادریں برآمد کرنے والی 75 فیصد کمپنیاں چھوٹی اور متوسط درجے کی ہیں۔

<sup>5</sup> [http://www.statpak.gov.pk/depts/fbs/statistics/national\\_accounts/national\\_accounts.html](http://www.statpak.gov.pk/depts/fbs/statistics/national_accounts/national_accounts.html) سے لیے گئے وفاقی ادارہ شماریات کے عبوری تخمینے 21 مئی 2010ء تک کے ہیں۔



ہوتا۔ درحقیقت ڈی اے پی کی نسبتاً کم قیمتوں اور اس کے بہتر استعمال کی وجہ سے پانی کی قلت کے اثرات زائل کرنے کا موقع ملا۔

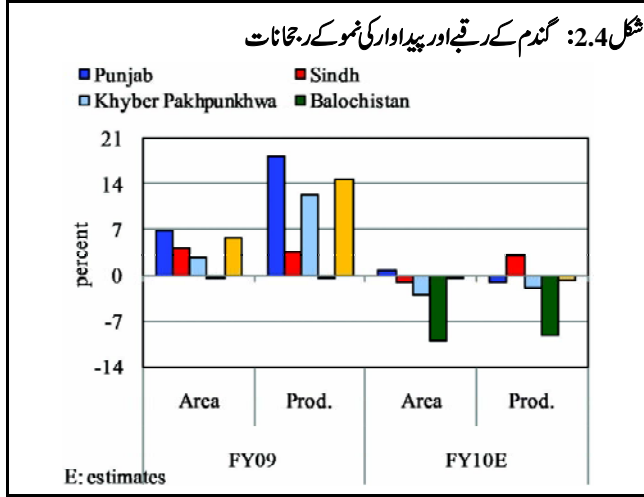
ان توقعات کے برعکس، کہ زیر کاشت اراضی پر اہم فصلوں کے بجائے چھوٹی فصلیں لگنے سے چھوٹی فصلوں کی نمو خاصی مستحکم ہوگی، ابتدائی معلومات سے ظاہر ہوتا ہے کہ م س 10ء کے دوران زیادہ تر چھوٹی فصلیں موسم سرما کی بارشیں کم ہونے کی وجہ سے متاثر ہوئیں، تاہم رواں مالی سال گلہ بانی کے لیے مستحکم ملکی و بیرونی طلب، کھاد اور زرعی قرضوں کی مناسب دستیابی نے شعبے کو معیشت میں مثبت کردار ادا کرنے میں مدد دی۔

جدول 2.3: بڑی فصلوں کی کارکردگی					
زیر کاشت رقبہ (ہزار ہیکٹر)					
فصلیں	م س 08ء	م س 09ء	م س 10ء	م س 10ء	م س 09ء کے مقابلے میں م س 10ء
کپاس	3,055	2,850	3,200	3,072	7.8
گنا	1,241	1,029	1,106	939	-8.7
چاول	2,516	2,963	2,526	2,858	-3.5
گندم	8,550	9,046	9,045	9,026	-0.2
چنا	1,107	1,092	1,022	-	-
مکئی	1,037	1,062	1,039	915	-13.8
پیداوار (000 ٹن، کپاس 000 گانٹوں میں، فی ہیکٹر 170.09 کلوگرام)					
کپاس	11,655	12,060	13,360	12,700	5.3
گنا	63,920	50,045	56,527	47,030	-6.0
چاول	5,561	6,954	5,949	6,741	-3.1
گندم	20,959	24,032	25,000	23,863	-0.7
چنا	475	740	749	571	-22.8
مکئی	3,109	3,548	3,414	3,204	-9.7
یافتہ: کلوگرام فی ہیکٹر					
کپاس	649	720	710	709	-1.5
گنا	51,507	48,635	51,109	50,085	3.0
چاول	2,210	2,347	2,355	2,359	0.5
گندم	2,451	2,657	2,764	2,644	-0.5
چنا	429	696	733	-	-
مکئی	2,998	3,341	3,286	3,502	4.8
ح: عبوری ہ: ہدف ت: تجزیہ					
ماخذ: وزارت خوراک، زراعت و گلہ بانی					

م س 10ء کے دوران برآمدات میں زرعی شعبے کا نمایاں حصہ بھی اہم پیش رفت تھی۔ اگرچہ اس کے نتیجے میں زیادہ تر زرعی اشیاء کی ملکی قیمتیں بڑھ گئیں تاہم کاشتکاروں کو پیداوار بڑھانے کا موقع ملے گا۔

#### فصل کا شعبہ

اگرچہ م س 10ء میں گندم کی فصل گزشتہ سال کی ریکارڈ پیداوار کے مقابلے میں کم رہی (دیکھئے جدول 2.3) تاہم آب پاشی کے لیے دستیاب پانی کی کمی اور موسم سرما کی کم بارشوں کے پیش نظر فصل توقع سے رہی۔ پنجاب میں گندم کے زیر کاشت رقبے میں (0.8 فیصد) اضافہ بھی کیا فائدہ کے اثرات کو



زائل کرنے میں ناکام رہا۔ گندم کی دیر سے بوائی، گنے کی کچل کاری میں تاخیر، کپاس چننے میں زیادہ وقت لگنا، ناسازگار موسم (کٹائی سے قبل درجہ حرارت میں اضافہ) اور گندم کے بیج کا سائز کم ہونے کی وجہ سے پنجاب میں گندم کی یافت میں کمی واقع ہوئی، پانی کی قلت اس پر مستزاد تھی۔ گندم کے زیر کاشت رقبے میں کمی اور پانی کی قلت کے باوجود سندھ میں گندم کی شاندار فصل ہوئی جس کی وجہ مؤثر انتظام، سازگار موسم اور کھاد کا متوازن استعمال ہے (دیکھئے شکل 2.4)۔

گندم کی دوسرے سال 10ء میں ریکارڈ فصل اور تقریباً 4 ملین ٹن<sup>6</sup> کا پچھلا ذخیرہ اجناسی خریداری کی مالکاری اور ذخیرہ کرنے کے لحاظ سے حکومت کے لیے دشواری پیدا کرے گا۔ ان دونوں مسائل کے حل کے لیے حکومت 2 ملین ٹن گندم برآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاہم عالمی قیمت کم ہونے کی وجہ سے اس پر خاصی مالیاتی لاگت آئے گی۔ گندم کی سرکاری قیمت کم کرنا بھی مشکل ہے تاکہ نجی شعبہ آگے آئے اور گندم کو ملکی استعمال اور برآمد کرنے کے لیے خریدے۔ اس کے علاوہ گندم کی مقررہ مقدار کے حصول کے لیے مناسب ذخیرے کا انتظام اور مالکاری کا انتظام بھی حکومت کے لیے چیلنج ہوگا۔ گندم کی مقررہ مقدار سے کم خریداری کی صورت میں کھلی منڈی میں قیمت گرنے کا خطرہ ہوگا اور کاشتکاروں کو زبردست نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس صورتحال سے پتہ چلتا ہے کہ (الف) اجناس کی منڈی اور قیمتوں کے تعین میں حکومت کی مداخلت غذائی تحفظ یقینی بنانے تک محدود ہونی چاہیے کیونکہ زیادہ مداخلت بگاڑ پیدا کرتی ہے، اور (ب) ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام تقاضوں کے ساتھ مستقبلات کی نئی منڈیاں متعارف کرائی جائیں۔

#### چھوٹی فصلیں

10ء کے دوران چھوٹی فصلوں کی پیداوار میں کمی حیرت انگیز ہے کیونکہ اہم فصلوں کا زیر کاشت رقبہ کم ہوا تھا، زیادہ تر چھوٹی فصلوں کی قیمتوں میں استحکام رہا جس کے ساتھ ساتھ ان کی برآمدی کارکردگی شاندار رہی، تاہم چونکہ کئی چھوٹی فصلیں بارانی علاقوں میں کاشت کی جاتی ہیں اس لیے 10ء کے دوران کم بارشیں ہونے سے یہ زیادہ متاثر ہوئی ہیں، خصوصاً دالوں کی پیداوار کم ہونے کا یہ مسلسل دوسرا سال ہے۔ رواں مالی سال تمام چھوٹی فصلوں کی، ماسوائے آلو کے، پیداوار میں کمی آئی ہے۔ بھارت میں خشک سالی کے باعث وہاں کئی زرعی اشیاء کی شدید قلت یا ان کی کٹائی میں تاخیر ہوگئی ہے۔ یہ پاکستانی تاجروں کے لیے اچھا موقع ہے کہ وہ اپنی زرعی اشیاء بھارت برآمد کریں اور دیگر ممالک میں بھارت کی برآمدی منڈی پر قبضہ کر لیں۔ 10ء میں ملک میں چھوٹی فصلوں کی کم پیداوار اور برآمدات بڑھنے سے ان کی ملکی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا (دیکھئے جدول 2.4)۔

<sup>6</sup> آخر مارچ 2010 تک۔

جدول 2.4: چھوٹی فصلوں کی صورتحال						
اشیا	پیداوار <sup>1</sup> (ہزار ٹن)	صرفہ <sup>1</sup> (ہزار ٹن)	برآمدات <sup>2</sup> (ہزار امریکی ڈالر)	ملکی قیمتیں <sup>3</sup> روپے / کلوگرام (جولائی تا اپریل)	مئی 10ء	مئی 09ء کے مقابلے میں فیصد تبدیلی
ماش	13.3	-2.1	45.0	10.4	121.9	62.8
موگ	126.1	-19.9	102.0	1,204.3	71.2	41.3
مسور	11.7	-19.0	50.0	206.6	121.9	-0.6
آلو	3,007.9	2.3	1,700.0	15,671.9	22.9	15.7
پیاز	1,533.2	-10.0	1,400.0	20,997.9	25.3	-3.1
مرچ	104.5	-44.3	149.0	2,412.0	47.6	11.7
نوٹ: ایچ آئی ای ایس - ایف بی ایس میں 2005-06ء کے لیے مروجہ کال صرف فی کس صرف پر مبنی ہے۔						
ماخذ: وزارت خواراک، زراعت و گلہ بانی <sup>1</sup> ، بینک دولت پاکستان <sup>2</sup> ، وفاقی محکمہ شماریات <sup>3</sup>						

### گلہ بانی کی منڈی میں مواقع

چھوٹی فصلوں کی طرح گلہ بانی مصنوعات<sup>7</sup> کی برآمدات جولائی تا فروری مئی 10ء میں سال بسال 40.7 فیصد اضافے سے 24.1 ہزار ٹن ہو گئی۔<sup>8</sup> یہاں بھی برآمدات بڑھنے سے حالیہ مہینوں میں ملکی قیمتوں پر دباؤ بڑھ گیا۔ اطلاعات<sup>9</sup> سے ظاہر ہوتا ہے کہ گلہ بانی خاص طور پر بھیڑ، گائے، بکری اور اونٹ کے لیے مشرق وسطیٰ کی منڈی بدستور اہم رہے گی۔ اس خطے میں پاکستان معیاری گلہ بانی فراہم کر کے اور عالمی حلال معیار اپنا کر اپنی برآمدات میں اضافہ کر سکتا ہے (دیکھئے باکس 2.1)، تاہم زندہ جانوروں کی برآمدت شولیش ناک ہے۔ ملک کو بہتر منافع کے حصول اور ملکی روزگار کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے قدر افزائی والی مصنوعات کی برآمد کو فروغ دینا چاہیے۔ یہ بات بھی مد نظر رہے کہ ذبح شدہ جانور سے ملکی چمڑا صنعت کو خام مال ملتا ہے جو پاکستان میں اہم برآمدی صنعت ہے۔

### باکس 2.1: گلہ بانی کی تجارت بڑھانے کے لیے پاکستان اور ملائیشیا کے درمیان مفاہمت کی یادداشت

پاکستان اور ملائیشیا کے مابین گوشت کی تجارت کو ترقی دینے کے حوالے سے مفاہمت کی یادداشت سے پاکستان کو اس لحاظ سے فائدہ پہنچے گا کہ ملائیشیا کے تعاون سے یہاں حلال گوشت کو معیاری شکل دی جائے گی۔ معیار اور اس کی توثیق کو یقینی بنانے کے لیے ملائیشیا کا انٹرنیشنل حلال انٹیکسٹ (آئی ایچ آئی) گروپ پاکستان میں حلال معیاری بورڈ اور تسلیم شدہ ادارہ قائم کرنے میں مدد دے گا۔ اس کے علاوہ اس اشتراک سے پاکستان کو ٹیکنیکل لیبارٹریز کی مہارت اور تجربہ فراہم ہونے کے ساتھ ساتھ ماہرین کی تربیت بھی حاصل ہوگی۔ اس طرح نہ صرف دونوں ملکوں کے درمیان گلہ بانی کی تجارت میں اضافہ ہوگا بلکہ خصوصاً مشرق وسطیٰ اور نمودار دنیا بھر کے مسلم ممالک کو گلہ بانی کی مصنوعات برآمد کرنے کے مواقع ملیں گے۔

### زرعی قرضوں کی کارکردگی

جولائی تا مارچ مئی 10ء میں زرعی قرضوں کی تقسیم<sup>10</sup> میں سال بسال 9.5 فیصد اضافہ ہوا جو گزشتہ سال کے اسی عرصے کے 9.6 فیصد کے مقابلے میں معمولی سا کم ہے (دیکھئے جدول 2.5)۔ اس کا بنیادی سبب ترقیاتی قرضوں میں کمی ہے جس سے پیداواری قرضوں میں ہونے

<sup>7</sup> گوشت اور گوشت کی تیاری۔

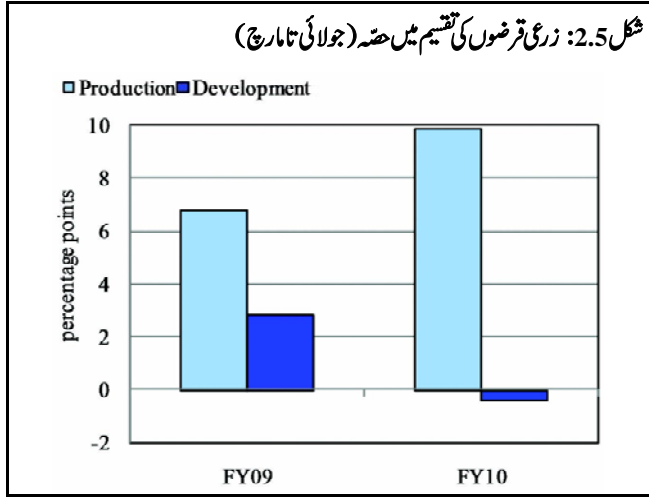
<sup>8</sup> مئی 07ء میں گلہ بانی مصنوعات کی برآمد صرف 9.9 ہزار ٹن تھی۔

<sup>9</sup> ویسٹرن آسٹریلیا ایگری فوڈ اینڈ فائبر مارکیٹ آفٹ لک۔ ڈل ایٹ

[http://agric.wa.gov.au/objtwr/imported\\_assesst/content/amt/bn\\_middle\\_east\\_to\\_2015.pdf](http://agric.wa.gov.au/objtwr/imported_assesst/content/amt/bn_middle_east_to_2015.pdf)

<sup>10</sup> جولائی تا اپریل مئی 10ء کے دوران زرعی قرضوں کی تقسیم گھٹ کر 7.6 فیصد ہو گئی جبکہ گزشتہ سال 10.9 فیصد تھی۔

جدول 2.5: زرعی قرضوں میں نمو (جولائی تا مارچ)				
بینک	تقسیم		واپسی	
	م 09ء	م 10ء	م 09ء	م 10ء
تمام کمرشل بینک	8.2	10.6	15.3	14.3
5 بڑے کمرشل بینک	14.2	14.5	13.7	19.3
ملکی نجی بینک	-4.8	0.3	19.3	1.7
تخصیصی بینک	12.5	7.3	14.9	2.0
زرعی ترقیاتی بینک	14.6	7.9	15.3	2.4
پنجاب پرائیویٹ کمرشل بینک	-11.5	-0.3	11.5	-1.1
کل	9.6	9.5	15.1	10.5



اور ملکی نجی بینکوں کی طرف سے دیے گئے ترقیاتی قرضوں کی تقسیم میں کمی واقع ہوئی۔ اس کے برعکس جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران زرعی ترقیاتی بینک کی جانب سے زرعی قرضوں کی نموست رہی جس کی بنیادی وجہ پیداواری مقاصد کے لیے قرضوں میں کمی تھی۔

جدول 2.6: فصلوں کے شعبے میں زرعی قرضے (جولائی تا مارچ)				
رقم ارب روپے				
زمرے	رقم		فیصد نمو	
	م 08ء	م 09ء	م 10ء	م 10ء
تمام فصلیں	59.8	80.2	81.4	34.0
بنزریاں	18.6	2.3	2.3	-87.6
پھل	3.1	3.1	2.9	-0.9
دیگر	13.0	11.3	15.4	-13.4

والے 11.2 فیصد اضافے کا اثر زائل ہو گیا (دیکھئے شکل 2.5)۔ پیداواری قرضوں میں اضافے کی وجہ ربح فصل کے لیے قرضوں کی زائد تقسیم اور کھاد کا زیادہ استعمال ہے۔

جہاں تک رسد کا تعلق ہے، پانچ بڑے کمرشل بینکوں کی پیداواری مقاصد کے لیے بھاری قرض گاری سے زرعی قرضوں کی نمو میں مدد ملی۔ اس طرح ان پانچ کمرشل بینکوں کا زرعی قرضہ منڈی میں حصہ بڑھ کر 51.2 فیصد ہو گیا۔ ان اداروں کی جانب سے قرضوں کی تقسیم کا بڑھنا اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ: (الف) قرضوں کی بینکوں کی جانب سے وصولی بہتر ہوئی ہے، اور (ب) رواں مالی سال کے ابتدائی نو ماہ کے دوران غیر ادا شدہ قرضوں میں کمی آئی ہے۔ جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران ملکی نجی بینکوں کی جانب سے قرضوں کی تقسیم کا رجحان بدلتا نظر آیا ہے اور اس میں معمولی اضافہ ہوا ہے۔ جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران پانچ بڑے کمرشل بینکوں

فصلوں کے لحاظ سے قرضوں کی تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران پھلوں اور بنزریوں کے لیے قرضوں میں کمی آئی تاہم اسی مدت کے دوران دیگر فصلوں کے لیے قرضوں میں گزشتہ سال کے مقابلے میں اضافہ ہوا (دیکھئے جدول 2.6)۔

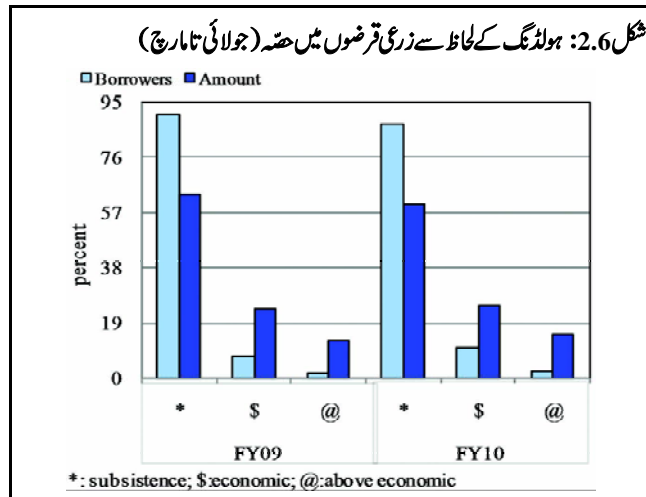
یہ بات اہم ہے کہ مطلق لحاظ سے پھلوں، ہنریوں اور دیگر فصلوں (زیادہ تر چھوٹی فصلوں) میں قرضوں کی تقسیم خاصی پست رہی، خصوصاً کاشت کے جدید طریقوں (ڈپریری گیٹیشن [تفطیری آب پاشی]، ہائیڈرو پکس، گرین ہاؤس وغیرہ) چھوٹی فصلوں، ہنریوں اور پھلوں کی مارکیٹنگ اور ذخیرہ کاری کے لیے خاصی سرمایہ کاری درکار ہے۔ ادارہ جاتی قرضوں تک رسائی ملنے سے ان اشیاء کی پیداوار اور برآمدات میں اضافہ ہوگا۔

### زرعی قرضے بلحاظ مقصد

جدول 2.7: زرعی قرضوں کی تقسیم میں موہلحاظ مقصد (جولائی تا مارچ)				
بینک	پیداواری قرضے		ترقیاتی قرضے	
	م 09ء	م 10ء	م 09ء	م 10ء
بڑے کمرشل بینک	9.8	22.6	91.0	-67.4
زرعی ترقیاتی بینک	11.4	-3.4	33.1	60.9
پنجاب پراونشل بینک	-0.4	1.6	-64.0	-24.1
ملکی نجی بینک	-2.0	3.6	-30.0	-40.9
کل	7.5	11.2	29.9	-3.3

قرض گاری میں بینکوں کی کارکردگی سے مختلف شعبوں کو ان کا اکتشاف ظاہر ہوتا ہے۔ کمرشل بینک ترقیاتی مقاصد کے لیے قرضے دینے میں محتاط ہیں۔ تاہم جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران پانچ بڑے بینکوں کی جانب سے قلیل مدتی قرضوں میں سال بسال 22.6 فیصد کی نمایاں نمو دیکھی گئی جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں 9.8 فیصد نمو ہوئی تھی (دیکھئے جدول 2.7)۔ تخصیصی بینکوں کے معاملے میں زرعی ترقیاتی بینک کی طرف سے طویل تاوسط مدتی مالکاری میں مستحکم نمو دیکھی گئی جس کی بنیادی وجہ ٹریڈر مالکاری اسکیم ہے۔ اس کے علاوہ زرعی ترقیاتی بینک کی جانب سے زمین کی بہتری، پھلوں کے باغات، گودام، سردخانوں، ذخیرہ گاہوں اور بیج کی تیاری کے پومس کے لیے قرضوں میں اضافہ ہوا۔ مزید برآں زرعی ترقیاتی بینک نے پیداواری اور ترقیاتی قرضوں کا تناسب عام سطح (70:30) پر برقرار رکھنے کی کوشش کی جو اس سے قبل 80:20 پر تھا۔ اس سے ملک میں فارم میکانائٹ (farm mechanization) کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔

### قرضوں کی شعبہ وار تقسیم



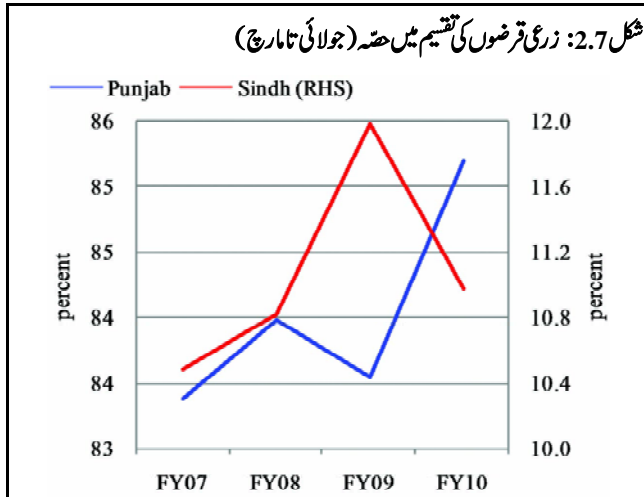
تفصیلی تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سال بھی غیر فارمی شعبے کو قرضوں کی نمو فارمی شعبے کو قرضوں کے مقابلے میں بلند رہی جس سے جولائی تا مارچ م 10ء میں مجموعی قرضوں میں فارمی شعبے کا حصہ گھٹ کر 69 فیصد رہ گیا جو گزشتہ سال اسی عرصے کے دوران 70 فیصد تھا۔ فارمی شعبے میں قرض گيروں کی کل تعداد میں گزراوقات گروپ کا حصہ 87.3 فیصد ہے لیکن مجموعی قرضوں میں اس کا حصہ صرف 60 فیصد ہے (دیکھئے شکل 2.6)۔ اس سے ظاہر



ہے کہ چھوٹے کاشتکار اپنی مالی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے غیر ادارہ جاتی ذرائع پر زیادہ انحصار کر رہے ہیں جہاں پر شرح سود خاصی بلند ہے اور ان کی پیداوار کی مارکیٹنگ کے لیے شرائط استحصال پر مبنی ہیں۔

نمو میں سست روی کے باوجود جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران غیر فاری شعبے میں قرضوں کی تقسیم میں سال بسال 13.1 فیصد اضافہ ہوا۔ ذیلی شعبے گلہ بانی اور ماہی گیری قرضوں میں اضافے کا باعث ہیں۔ گوشت اور مچھلی کی بلند قیمتوں اور زندہ جانوروں کی برآمد نے سرمایہ کاروں کو اس جانب راغب کیا۔ مزید برآں ملکی طلب بڑھنے اور پولٹری کی قیمت میں ریکارڈ اضافے کی وجہ سے شعبہ مرغیانی کے لیے جاری مالکاری میں بھی اضافہ ہوا۔ امید ہے کہ پولٹری کی پیداوار میں مزید اضافہ ہوگا اور جاری سرمائے کے لیے مالکاری کی ضرورت کے ساتھ ساتھ معینہ سرمایہ کاری میں بھی نمو جاری رہے گی۔

#### قرضوں کی صوبہ وار تقسیم



م س 10ء کے ابتدائی نو ماہ کے دوران زرعی قرضوں میں صوبہ سندھ کے بڑھتے ہوئے حصے میں کمی دیکھی گئی (دیکھئے شکل 2.7) جبکہ صوبہ پنجاب کا حصہ بڑھ کر 85 فیصد سے زائد ہو گیا۔ سندھ کے زرعی قرضوں میں کمی کی ایک وجہ صوبے کے شعبہ محصولات پر اراضی کے ریکارڈ میں تبدیلی کرنے پر عائد پابندی تھی۔<sup>11</sup>

جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران پنجاب کے پیداواری قرضوں میں 15 فیصد اضافہ

ہوا جس سے زرعی قرضوں میں اس کا حصہ بڑھ گیا جبکہ ترقیاتی قرضوں میں 8.5 فیصد کمی واقع ہوئی۔ اس کے برعکس اسی مدت کے دوران سندھ کے پیداواری قرضوں میں 2.7 فیصد کمی واقع ہوئی جو کہ اراضی میں تبدیلی پر عائد پابندی کے اثرات ظاہر کرتی ہے۔

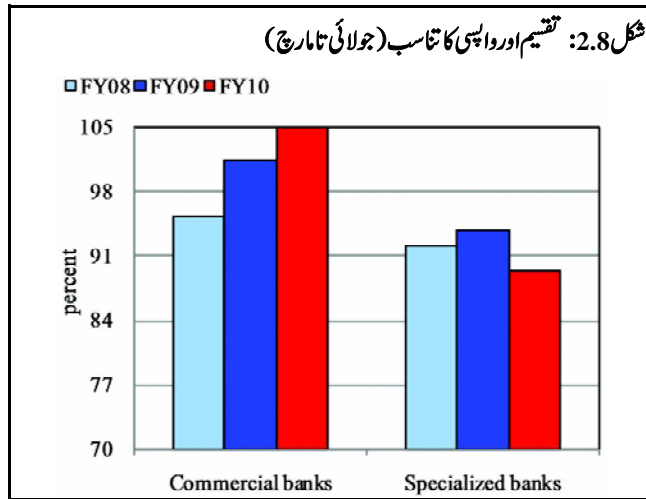
زرعی قرضوں میں دیگر صوبوں اور علاقوں کا حصہ معمولی ہے (دیکھئے جدول 2.8) جس کی وجہ کمزور طلب اور ناکافی فراہمی، دونوں ہو سکتے ہیں۔ اسٹیٹ بینک زرعی قرضوں کی دستیابی سے متعلق آگاہی پیدا کرنے کے لیے علاقائی سیمینارز/ورکشاپس منعقد کر رہا ہے تاکہ ادارہ جاتی مالکاری کی طلب پیدا کی جائے۔ اسی کے ساتھ ساتھ صوبائی حکومتیں کاشتکاروں کو زمین کے کاغذات تیزی سے فراہم کر سکتی ہیں تاکہ انہیں ادارہ جاتی مالکاری

<sup>11</sup> سندھ کے محکمہ محصولات پر کسی گاؤں کے ریکارڈ میں کوئی اندارج تبدیل کرنے پر پابندی عائد ہے، تاہم 16 مارچ 2010ء سے یہ احکامات تین ماہ کے لیے نرم کیے گئے، ان کا اطلاق پہلے سے منظور شدہ زرعی قرضوں پر نہیں ہوگا۔

جدول 2.8: زرعی قرضوں کی تقسیم				
ارب روپے				
م 10ء	م 09ء	م 08ء	م 07ء	
142.4	127.0	116.7	92.8	پنجاب
18.3	18.2	15.0	11.7	سندھ
4.7	5.8	6.1	6.1	خیبر پختونخوا
0.4	0.3	0.3	0.3	بلوچستان
0.3	0.4	0.3	0.2	آزاد کشمیر
0.2	0.2	0.2	0.1	گلگت - بلتستان
166.3	151.9	138.6	111.2	پورا پاکستان

کے حصول میں مدد ملے۔ دوسری طرف، تخصیصی اور کمرشل بینکوں کو اپنی رسائی بڑھانے اور جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے زرعی قرضہ منڈی کی صلاحیت کو کام میں لانے کی ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر بعض ترقی پذیر ممالک میں کمرشل بینک دور دراز علاقوں میں انٹرنیٹ اور لپ ٹاپ کی مدد سے، اور انگوٹھے کا نشان لینے کے لیے شناختی آلات کے ذریعے، موبائل بینکاری کا طریقہ استعمال کر رہے ہیں۔ ان تمام اقدامات سے زرعی قرضہ منڈی کا حجم بڑھانے میں مدد مل سکتی ہے اور اس سے چھوٹے صوبوں کے حصے میں بھی اضافہ ہوگا۔

### قرضوں کی واپسی



جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران قرضوں میں کمزور نمو کی طرح ان کی واپسی میں بھی 10.5 فیصد کی سست نمو ہوئی جبکہ گزشتہ مالی سال اسی عرصے کے دوران 15.1 فیصد نمو ہوئی تھی، تاہم واپسی کا تناسب<sup>12</sup> کمرشل بینکوں میں بہتر رہا کیونکہ انہوں نے قلیل مدتی پیداواری قرضوں پر زیادہ توجہ دی (دیکھئے شکل 2.8)۔ اس کے برعکس زرعی ترقیاتی بینک نے طویل مدتی ترقیاتی مقاصد کے لیے بھاری قرضے تقسیم کیے چنانچہ اس کے قرضوں کی واپسی کا تناسب رواں مالی سال کے ابتدائی نو ماہ میں بگڑ گیا۔

### کھاد کا استعمال

پیشتر زرعی اجناس کی بلند قیمتوں کے باعث کاشت کاروں نے فصلوں کی یافت بڑھانے کے لیے کھاد کا استعمال بڑھا دیا۔ جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران کھاد کے استعمال میں 23.8 فیصد اضافہ ہوا جبکہ م 09ء کی اسی مدت میں 3 فیصد کمی ہوئی تھی۔ حالیہ اضافے کا اہم سبب گزشتہ برس کے مقابلے میں کھاد کی کم قیمتیں، اس کی بہتر دستیابی، کھیت سے آمدنی میں بہتری اور اجناس کے بلند نرخ ہیں۔ اکتوبر تا مارچ م 10ء (رنج) کے

<sup>12</sup> قرضوں کی تقسیم اور واپسی کا تناسب۔

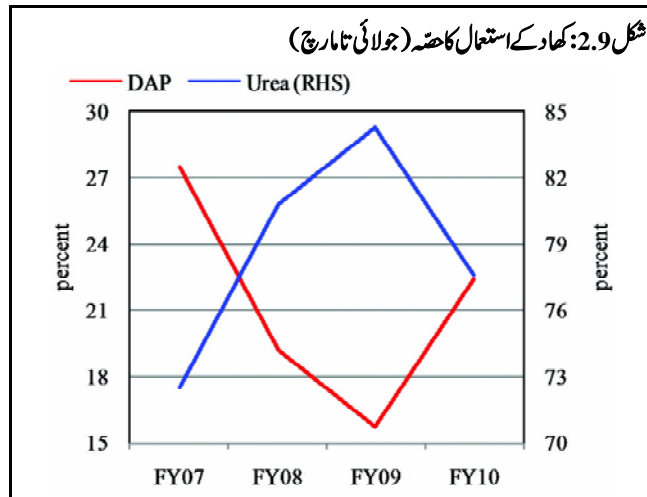
جدول 2.9: کھاد کا استعمال			
فیصد	م 08ء	م 09ء	م 10ء
یوریا			
جولائی تا ستمبر	20.2	-2.9	25.6
اکتوبر تا دسمبر	0.7	-3.3	26.0
جنوری تا مارچ	60.9	10.0	-8.4
اکتوبر تا مارچ (رنج)	23.2	2.7	8.7
جولائی تا مارچ	22.2	0.9	13.6
ڈی اے پی			
جولائی تا ستمبر	76.5	-56.7	376.9
اکتوبر تا دسمبر	-36.7	-22.6	24.0
جنوری تا مارچ	-50.0	111.1	10.5
اکتوبر تا مارچ (رنج)	-37.9	-6.9	20.9
جولائی تا مارچ	-24.1	-20.8	77.3
کل (یوریا اور ڈی اے پی) جولائی تا مارچ	9.3	-3.0	23.8
اکتوبر تا مارچ (رنج)	3.1	0.8	10.9

دوران کھاد کے استعمال میں 10.9 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس اسی مدت میں یہ 0.8 فیصد بڑھا تھا (دیکھئے جدول 2.9)۔

استعمال بڑھنے کا اہم سبب ڈی اے پی میں مستحکم اضافہ ہے جس میں جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران 77.3 فیصد کی متاثر کن نمو ہوئی جبکہ اس میں گزشتہ مسلسل دو برس سے کمی ریکارڈ کی جا رہی تھی۔ گندم سے قفل کی بوائی کے دوران ڈی اے پی کا زائد استعمال درست فیصلہ ثابت ہوا کیونکہ ڈی اے پی کے نرخ پست ترین سطح پر تھے تو کاشت کاروں نے اُس وقت بھاری مقدار میں اسے خرید لیا تھا۔ گزشتہ برس کاشت کاروں نے ڈی اے

پی کے بجائے یوریا استعمال کی تھی کیونکہ ڈی اے پی مہنگی تھی۔ تاہم، کھاد کے مجموعی استعمال میں ڈی اے پی کا حصہ جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران بڑھا جس کا سبب کھادوں کا متوازن آمیزہ استعمال کرنا ہے (دیکھئے شکل 2.9)۔

جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران یوریا کے استعمال میں بھی 13.6 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس اسی مدت میں یہ صرف 0.9 فیصد بڑھا تھا۔ اس کا

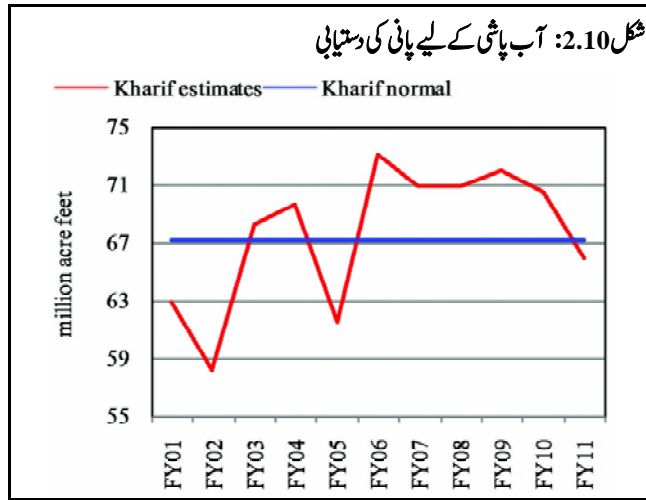


استعمال م 10ء کی ابتدائی دوسہ ماہیوں میں بڑھا جو خریف کی نمو اور رینج کی فصلوں کی بوائی کا اہم وقت ہوتا ہے۔ تاہم، تیسری سہ ماہی کے دوران یوریا کا استعمال 8.4 فیصد کم ہو گیا جبکہ گزشتہ مالی سال کی تیسری سہ ماہی میں یہ 10 فیصد بڑھا تھا۔ م 10ء (اکتوبر تا مارچ) کی رینج کے دوران مجموعی استعمال میں 8.7 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس یہ 2.7 فیصد بڑھا تھا۔

م 10ء کے دوران فصلوں، خصوصاً گندم کی

فصل 13 کی یافت پر کھادوں کے متوازن آمیزے کے مثبت اثرات کو مد نظر رکھتے ہوئے امکان ہے کہ کاشت کار اس طریقے پر عمل جاری رکھیں گے۔ تاہم، مناسب قیمتوں پر کھاد کی بلا قطل دستیابی کے ساتھ ساتھ نرخوں کی واضح ترغیبات وہ اہم عوامل ہیں جن سے کھادوں کے متوازن آمیزے کا استعمال یقینی بنانے میں مدد مل سکتی ہے۔

### آپاشی کا پانی



اگرچہ 14 نے م س 11ء کے موسم خریف کے لیے پانی کی دستیابی میں 6.4 فیصد کمی کا تخمینہ لگایا ہے جبکہ گذشتہ برس کے اسی موسم میں بھی 2.1 فیصد کمی رہی تھی (دیکھئے شکل 2.10) اس کے نتیجے میں آپاشی کے پانی کی دستیابی خریف م س 11ء کے دوران معمول سے 1.9 فیصد کم رہے گی۔ آپاشی کے پانی 15 کی گرتی ہوئی سطح زراعت اور معیشت کے لیے خطرہ ہے اور پانی کے انتظام میں بہتری لانے اور دستیاب پانی کے مؤثر استعمال کے لیے ہنگامی بنیادوں پر

اقدامات کی ضرورت ہے۔ ملک کے آبی ذخائر میں پانی ذخیرہ کرنے کی ناکافی سطح اور بھارت کی جانب سے آبی ذخائر کی تعمیر سے مشکلات میں اضافہ ہو رہا ہے۔

مزید برآں، بجلی کی قلت، ڈیزل کے بڑھتے ہوئے نرخ اور زیر زمین پانی کی سطح گرنے سے کاشت کار کے لیے ٹیوب ویل کا پانی بھی مہنگا ہو گیا ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مئی اور جون میں گلشیر زکاک پگھلنا خریف کے موسم پر اثر انداز ہوتا ہے جبکہ مون سون کی بارشیں اہم آبی ذخائر کو بھرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں اور اس سے دریاؤں / نہروں میں پانی کی رسید میں بہتری آتی ہے۔

### م س 11ء کے لیے خریف کے امکانات

پانی کی قلت کے باوجود خریف م س 11ء کے امکانات روشن ہیں جس کی وجوہات میں معیاری بیجوں کے استعمال میں اضافہ؛ بی ٹی کپاس اور چاول کے ہائی برڈیج، کھاد کی مناسب مقدار میں دستیابی اور اجناس کے مستحکم نرخوں کے باعث واضح ترغیبات شامل ہیں۔ حکومت کی اعانتی

<sup>13</sup> پانی کی قلت کے باعث م س 10ء میں گندم کی یافت میں نمایاں کمی ہو سکتی ہے۔

<sup>14</sup> انڈس ریور واٹر اتھارٹی۔

<sup>15</sup> پاکستان میں پانی کی کمیابی تیزی سے تباہی کی طرف جا رہی ہے۔ زیر زمین پانی بے جا استعمال ہو رہا ہے اور کئی علاقوں میں یہ آلودہ بھی ہے۔ پانی کا زیادہ تر انفراسٹرکچر (حتیٰ کہ کچھ بڑے پراجیکٹ بھی) بد حالی کا شکار ہے (ورلڈ بینک 2006ء)۔

جدول 2.10: فصل کے اہداف				
رقبہ: 000 ہیکٹر، پیداوار: 000 ٹن				
مئی 11ء		مئی 10ء		فصلیں
رقبہ	پیداوار	رقبہ	پیداوار	
3,200	14,000	3,200	13,360	کپاس
2,708	6,048	2,526	5,949	چاول
1,070	53,665	1,106	56,527	گنا
1,010	3,452	1,039	3,414	کھجور
232	160	205	126	موہن
30	15	27	13	ماش
65	158	49	105	مرچ
نوٹ: کپاس 000 گانٹھوں میں، فی گانٹھ 170.09 کلوگرام				

پالیسیوں، (الف) کھادوں کے متوازن آمیزے کو فروغ دینے کے لیے پوٹاش پر فی تھیلا 500 روپے کا زر اعانت اور (ب) بینظیر ٹریکٹر اسکیم کے تحت دس ہزار ٹریکٹروں کی تقسیم سے بھی کاشت کاروں کے جذبے کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔ اس بات کے قوی امکانات موجود ہیں کہ مئی 11ء میں کپاس، گنے اور چاول کی کاشت اپنے ہدف سے تجاوز کر جائے گی (دیکھئے جدول 2.10)، تاہم، حتمی نتیجے کا انحصار سازگار موسم اور پانی کی دستیابی پر ہوگا۔

جدول 2.11: منتخب صنعتوں کی کارکردگی				
سال	نومو فیصد میں	پہلی ششماہی	تیسری سہ ماہی	
مئی 09ء	مئی 10ء	مئی 09ء	مئی 10ء	
-4.8	1.6	-12.0	9.6	مجموعی بڑے پیمانے کی اشیا سازی
-42.4	22.9	-50.4	82.9	صارفی پائیدار اشیا
-14.3	-3.2	-59.9	115.5	کاریں اور موٹر سائیکل
-14.3	-3.2	-59.9	115.5	صارفی الیکٹرانکس اشیا
تعمیرات پر مبنی				
2.3	15.7	12.2	3.4	سیمنٹ
-28.7	-8.8	-17.6	4.3	آئیل (کوئل اور چادریں)
18	-4.4	13.9	9.2	ٹینٹ
-4.4	-26.2	-38.0	51.6	ٹرانسفارمرز
برآمدات پر مبنی				
-0.3	-0.3	-0.4	1.1	سونی کپڑے
-0.5	-2.1	0.3	-1.1	سونی دھاکہ
0.9	4.9	2.7	12.2	ادویات
2.5	26.9	5.5	17.3	چمڑا
زراعت پر مبنی				
22.4	1.7	18.6	43.8	کھاد
7	27.3	20.1	26.1	ٹریکٹرز
-37.8	51	50	21.5	زرعی مشینری
-4.4	-2.6	-16.3	-4.6	غذا
اعداد و شمار کی تفصیلات کے لیے دیکھئے: www.statpak.gov.pk				

2.2 بڑے پیمانے کی اشیا سازی  
مئی 10ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے کی نمو مزید تیز ہوئی، خصوصاً بڑھتی ہوئی ملکی صرف اور عالمی معیشت کی بحالی کی بنا پر (دیکھئے جدول 2.11)۔ علی الخصوص بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو زیادہ تر صارفی پائیدار اشیا کی صنعتوں بشمول گاڑیوں اور صارفی برقی اشیا میں تیزی سے اضافے کی وجہ سے ہوئی۔ مزید برآں، ٹیکسٹائل، دوا سازی اور کیمیکلز کے ذیلی شعبوں میں اشیا سازوں کو بڑھتے ہوئے برآمدی آرڈرز سے فائدہ ہوا۔ نتیجے کے طور پر بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے اشاریے میں مئی 10ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران 9.6 فیصد کی بھرپور نمو ہوئی جو مئی 07ء سے اب تک سب سے مضبوط سہ ماہی نمو ہے۔ کئی مثبت تبدیلیوں نے جنوری

2010ء سے نمونہ کو تقویت دی اور قبل ازیں نمونہ کی کمی کے جو خدشات پیدا ہو گئے تھے انہیں بڑی حد تک زائل کر دیا۔

مثال کے طور پر صارفی گاڑیوں کی صنعت نے مقامی گاڑیاں اسمبل کرنے والوں کی جانب سے قیمتوں میں مسلسل اضافے کے باوجود چلک کا مظاہرہ کیا۔ بھرپور طلب کو جنوری 2010ء اور اس کے بعد صارفی مالکاری کے کاروبار میں بینکوں کی از سر نو دلچسپی سے مدد ملی۔ واقعاتی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ گاڑیاں اسمبل کرنے والوں اور بینکوں کے درمیان روابط قائم ہوئے جن کے تحت کئی بینک کاروں کے مخصوص برانڈز کے لیے کم سود پر کار مالکاری کی پیشکش کر رہے ہیں۔

اسی طرح قبل ازیں یہ خدشہ تھا کہ ٹیکسٹائل کے شعبے کی سرگرمیاں کمپاس کا موسم ختم ہونے پر سست ہو سکتی ہیں کیونکہ م س 10ء کی پہلی ششماہی میں ٹیکسٹائل کے شعبے کی زیادہ تر سرگرمیاں کم قدر اضافی کے حامل شعبوں (جنگ اور اسپننگ) میں دیکھی گئی تھیں۔ تاہم قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل کی برآمدات بڑھنے سے ان خدشات میں کمی آگئی ہے۔ خصوصاً دھاگے کی برآمدات پر کوٹے کے نفاذ سے بلند قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل کے لیے خام مال کی دستیابی بہتر ہو گئی جس سے تیسری سہ ماہی میں ٹیکسٹائل کی برآمدات بڑھنے کی کسی حد تک وضاحت ہوتی ہے۔<sup>16</sup> تاہم ٹیکسٹائل شعبے میں دھاگے کے قیمت میں مسلسل اضافے کی ابھی تک شکایت پائی جاتی ہے اور دھاگے کی برآمدات پر 25 فیصد ریگولیٹری ڈیوٹی کے ساتھ کوٹے کی حدود عائد کرنے کے مطالبات کیے جا رہے ہیں۔ دوسری طرف اسپننگ کا شعبہ جو پچھلے تین برسوں سے کمپاس اور دھاگے کی کم قیمتوں کی وجہ سے بھاری نقصانات برداشت کر رہا تھا م س 10ء میں سازگار نرخوں سے فائدہ اٹھانے کا خواہاں ہے اور اس لیے آزاد منڈی میں مداخلت کا مخالف ہے۔ دونوں متعلقہ فریقوں کی جانب سے بڑھتے ہوئے دباؤ پر حکومت نے 12 مئی 2010ء کو 15 فیصد ریگولیٹری ڈیوٹی (60 دن کے لیے) عائد کرنے کا فیصلہ کیا مگر دھاگے کی برآمدات پر کوٹے کی پابندیاں ہٹالیں۔

آخر، برقی آلات کی طلب مستحکم رہی۔ واقعاتی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ پچھلے سال کوئلہ آلات کی کم فروخت کے نتیجے میں اس سال ان کی طلب بڑھ رہی ہے، تاہم بجلی کی قلت کے مسائل، اجناس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور امن و امان کی مخدوش صورتحال کی بنا پر اشیاء سازی کی نمونہ سست رفتاری کا اندیشہ مسترد نہیں کیا جاسکتا۔ استعداد کے نقطہ نظر سے ظاہر ہوتا ہے کہ بہتر انتظام اور دستیاب برآمدی مواقع کے استعمال سے نمونہ رقرار برقرار رکھی جاسکتی ہے۔ بلند نمونہ کے باوجود کئی صنعتوں میں پیداوار کی سطح ابھی تک کم ہے اور اشیاء سازی کی استعداد پیشتر صنعتوں میں پورے طور پر استعمال نہیں کی جا رہی (دیکھئے جدول 2.12)۔

مثال کے طور پر غذائی شعبے میں اضافی استعداد پائی جاتی ہے جو منڈی کی مناسب میکانیت کے ذریعے استعمال کی جاسکتی ہے۔ یہ بات شکر کی تیاری کے حوالے سے خصوصاً درست ہے کیونکہ گنے کے کاشتکاروں اور مل مالکان کے درمیان م س 08ء اور م س 09ء کے دوران نرخوں کے تصفیے پر تنازع کی وجہ سے مسلسل دوسرے سال شکر کی پیداوار کم ہوئی ہے۔ اسی طرح گندم کی پسائی کی ملکی استعداد گندم کی پیداوار کی موجودہ طلب سے لگ بھگ چار گنا زیادہ بتائی جاتی ہے۔ م س 08ء سے جب حکومت نے گندم کی ملکی قلت کے باعث اس کی مصنوعات افغانستان برآمد کرنے پر پابندی لگائی

<sup>16</sup> حکومت نے ایس آر او 2010(1) 26 کے ذریعے پہلا کوٹا ماہانہ 50 ملین کلوگرام نافذ کیا تاہم یکم مارچ 2010ء سے ایس آر او 2010(1) 119 کے ذریعے کوٹا کم کر کے ماہانہ 35 ملین کلوگرام کر دیا گیا۔

جدول 2.12: منتخب صنعتوں کی استعداد کا استعمال (تخمینہ)							
فیصد							
جولائی تا مارچ				سالانہ استعمال			
میں 10ء	میں 09ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 07ء	میں 06ء	میں 05ء	
75.0	81.6	82.9	89.9	87.4	88.2	88.4	پٹرولیم مصنوعات
67.7	65.4	68.0	72.0	74.3	88.6	91.3	سینٹ
20.1	20.8	21.0	20.7	21.4	20.1	20.1	پسی ہوئی گندم
44.0	44.2	44.9	46.9	48.3	46.9	42.5	خوردنی تیل دہی
63.1	65.4	49.1	72.8	54.3	45.5	47.9	چینی
42.1	69.5	64.3	80.8	82.0	62.4	92.5	خام لوہا
36.2	45.3	43.7	30.0	33.6	18.8	79.7	کونکر
64.4	44.8	45.5	89.9	97.9	98.0	77.3	کاربن
اصل استعداد کے لیے ماخذ: اوسی اے سی، اے پی سی ایم اے، پی ایف ایم اے، پی وی ایم اے، پی ایس ایم اے، پاکستان اسٹیل، پی اے ایم اے							

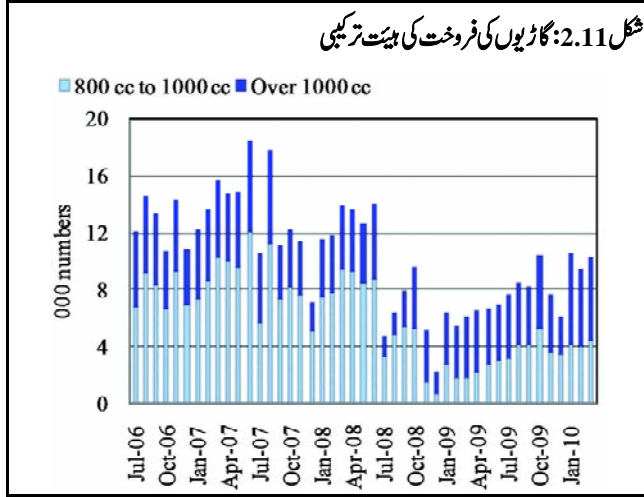
تھی، گندم کی پسائی کی سرگرمیاں کم ہیں۔<sup>17</sup> اگرچہ گندم کی ملکی دستیابی بہتر ہونے پر جنوری 2010ء میں پابندی اٹھائی گئی تاہم گندم کی ملکی اور عالمی قیمتوں میں بڑے فرق کی وجہ سے برآمد میں بھرپور اضافہ نہیں ہوا۔ چنانچہ آٹا مل مالکان حکومت سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ رعایتی قیمتوں پر گندم کی برآمد کے علاوہ گندم مصنوعات کی برآمد کی اجازت دے۔ گندم مصنوعات کی برآمد سے قدر اضافی بڑھے گی اور ملک میں روزگار میں اضافہ ہوگا۔

اسی طرح پٹرولیم کی صفائی اور دھاتی صنعت میں مالیاتی مسائل کی بنا پر پیدا ہونے والی سیالیت کی قلت اشیاء ساز فرموں کو استعداد سے کم سطح پر کام کرنے پر مجبور کر رہی ہے۔ اس سے نہ صرف ملکی پیداوار میں کمی آئی ہے بلکہ بلند ملکی طلب کی موجودگی میں درآمدی دباؤ میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ مثال کے طور پر یہ صنعت لگ بھگ 76 فیصد استعداد کی سطح پر کام کر رہی ہے جبکہ پچھلے چند برسوں میں یہ 86 فیصد کی سطح پر کام کر رہی تھی۔ اسی طرح پاکستان کی سب سے بڑی اسٹیل مل شدید مالیاتی مسائل سے دوچار ہے، اسے خام مال کی شدید قلت کا سامنا ہے اور وہ بھرپور طلب کے باوجود اپنی استعداد کا بڑا حصہ استعمال نہیں کر سکتی۔ نتیجے کے طور پر گزشتہ سال کے مقابلے میں جولائی تا مارچ میں 10ء کے دوران پٹرولیم مصنوعات پر درآمدی ادائیگیاں 18.5 فیصد اور خام لوہے پر 35.8 فیصد بڑھ گئیں۔

مزید برآں، گاڑیوں اور سینٹ کے شعبے میں پیداوار کی موجودہ سطحیں دستیاب استعداد کی نسبت خاصی کم ہیں۔ گاڑیوں میں کم پیداوار کی سطح زیادہ تر 1000 سی سی کی گاڑیوں میں دیکھی گئی جو متوسط آمدنی گروپ کی طلب پوری کرتی ہیں اور زیادہ تر بینکوں کے ذریعے ان کی مالکاری ہوتی ہے (دیکھئے شکل 2.11)۔ کار مالکاری میں بینکوں کی دوبارہ دلچسپی کی بنا پر معلوم ہوتا ہے کہ گاڑیوں کی فروخت اور پیداوار کی سطح آئندہ مہینوں میں بڑھے گی۔

دستیاب استعداد کے علاوہ مقامی اشیاء سازوں کو برآمدی طلب سے پیدا ہونے والے مواقع سے بھی فائدہ ہو سکتا ہے۔ برآمدی صنعتوں کو چین اور بھارت کی کرنسیوں کی قیمت میں اضافے کا فائدہ اٹھانا چاہیے جس کی بنا پر ان ملکوں کی برآمدات عالمی منڈیوں میں زیادہ مہنگی ہو گئی ہیں۔ مزید

<sup>17</sup> ملک میں مجموعی پسی ہوئی گندم کا 15 سے 25 فیصد افغانستان کو برآمد کیا جاتا ہے۔



برآں (ٹیکسٹائل پالیسی 2010ء کے مطابق) 2.5 فیصد مارک اپ ریٹ کی سہولت<sup>18</sup> کی فراہمی سے ٹیکسٹائل فرموں کی سیالیت میں بہتری، نیز بیشتر ٹیکسٹائل کمپنیوں کی نفع آوری میں اضافے سے بھی ان فرموں کو بڑھتی ہوئی عالمی طلب سے مستفید ہونے کا موقع مل رہا ہے۔ اسی طرح دواسازی اور سینٹ کی صنعتوں میں افریقی ممالک میں بڑھتی ہوئی طلب مقامی اشیا سازوں کو برآمدات کے حوالے سے آگے بڑھنے کا بھرپور موقع فراہم کرتی ہے۔

یوں، اس شعبے میں طلب کے امکانات اور استعداد کے پیش نظر اشیا سازی کی نمو کے استحکام کی بحث بجلی کی دستیابی کے نکتے پر آ کر رہتی ہے۔ م س 10ء میں اب تک گیس کی فراہمی شعبہ اشیا سازی کی ضروریات پوری کرنے کے لیے کم و بیش کافی رہی ہے۔ تاہم وسط مئی 2010ء میں گیس سے چلنے والے نئے اسٹیل پلانٹ کے کام کے آغاز سے اور م س 11ء کی پہلی سہ ماہی میں کھاد کے نئے پلانٹ کے قیام سے گیس کی طلب پر دباؤ بڑھے گا۔ خاص طور پر یورپا کی پیداوار میں قدرتی گیس بطور خام مال اور بطور ایندھن استعمال ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں گیس جنریٹرز اور دیگر آلات کے بڑھتے ہوئے استعمال کی وجہ سے گیس کی ملکی طلب میں اضافہ ہو گیا ہے۔

کھاد اور گھریلو شعبے میں گیس کی بڑھتی ہوئی طلب کا مطلب یہ ہے کہ تھریل پیداوار کے لیے گیس کی دستیابی کم رہے گی کیونکہ ان دونوں شعبوں، یعنی گھریلو تجارتی شعبہ اور کھاد کی پیداوار کو گیس ترجیحی بنیاد پر فراہم کی جاتی ہے۔ تاہم بجلی کے شعبے کے لیے گیس کی قلت کم کرنے کے لیے حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ہفتے میں ایک دن سی این جی کی فراہمی بند رکھی جائے۔ اگرچہ اس طرح کے اقدامات سے قلیل مدت میں معاشی نقصانات کم کرنے میں مدد ملے گی تاہم پائیدار نمو کے لیے گیس کی فراہمی بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں افسوس کی بات یہ ہے کہ پچھلے چند برسوں میں گیس کی تلاش کی سرگرمیاں ماند پڑ گئی ہیں جس کا بڑا سبب گیس کے ذخائر میں قدرتی کمی ہے، تاہم گیس نکالنے کی سستی ٹیکنالوجی کے طفیل گیس کے عالمی نرخوں میں کمی کے باعث گیس کی درآمد مستقبل میں ایک آسان حل ہو سکتی ہے۔

جہاں تک بجلی کی فراہمی کا تعلق ہے، آخر اپریل 2010ء میں توانائی کے حوالے سے ہونے والے کانفرنس میں توانائی کی بچت کے لیے بڑے اقدامات کیے گئے۔ مزید برآں یہ توقع بھی ہے کہ بجلی کے کم از کم دو نئی منصوبے 2010ء کے آخر تک مکمل ہو جائیں گے۔ بجلی پیدا کرنے کے علاوہ حکومت موجودہ ٹرانسمیشن نظام کو تبدیل کرنے پر بھی کام کر رہی ہے تاکہ ٹرانسمیشن اور ڈسٹری بیوٹن کے نقصانات کم ہوں جو ٹرانسفا مرز

<sup>18</sup> ایس ایم ای ایف ڈی سرکر نمبر 3 برائے 2010ء۔



اور بجلی کی دیگر مصنوعات کی پیداوار میں حالیہ اضافے کی شکل میں ظاہر ہو رہے ہیں۔

طویل مدتی پائیداری کے نقطہ نظر سے ڈیموں کی تعمیر کو اولین ترجیح دینی ہوگی تاکہ پانی کی ممکنہ قلت سے بچا جاسکے اور سستی ہائیڈل بجلی کی پیداوار میں اضافہ ہو۔ اسی طرح کونسل کے دستیاب ذخائر سے فائدہ اٹھانے کے لیے انفراسٹرکچر کی تیاری کا عمل بھی تیز کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سے نہ صرف معاشی سرگرمیوں کے لیے سستے نرخوں پر توانائی مہیا ہو سکے گی بلکہ بڑھتی ہوئی نمو کی بنا پر توانائی سے منسلک بیرونی عدم توازن میں وباؤ کو بھی کم کیا جاسکے گا۔ توانائی سے متعلق درآمدات م 09ء اور م 10ء میں جی ڈی پی کے 4 فیصد تک پہنچ گئیں اور نمو میں نمایاں اضافہ ہوا تو درآمدات کا دباؤ مزید بڑھے گا۔

### 2.3 شعبہ خدمات

جدول 2.13: خدمات کی شرح نمو کے اہداف				
م 10ء	م 10ء	م 09ء	پانچ سالہ اوسط	مجموعی
4.6	3.9	1.6		
4.5	3.0	2.7	19.5	ٹرانسپورٹ و مواصلات
5.1	3.3	-1.4	33.6	تھوک و خوردہ تجارت
-3.6	3.0	-7.0	10.6	مالیات و بیمہ
7.5	4.0	3.6	11.5	نظم عامہ اور دفاع
6.6	6.0	8.8	19.5	کیونٹی اور ذاتی
3.5	3.6	3.5	5.3	رہائشی ملکیت
ماخذ: پلاننگ کمیشن ت: تبدیل شدہ ہ: ہدف ع: مجموعی				
<a href="http://www.statpak.gov.pk/depts/fbs/statistics/national_accounts/national_accounts.html">http://www.statpak.gov.pk/depts/fbs/statistics/national_accounts/national_accounts.html</a>				

م 10ء کے پہلے نو ماہ کے اعداد و شمار سے اس تخمینے کو تقویت ملتی ہے کہ رواں مالی سال خدمات کے شعبے میں ہدف سے بلند تر نمو ہو گی۔ ابتدائی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدمات کے شعبے میں 3.9 فیصد ہدف کے مقابلے میں 4.6 فیصد نمو ہوئی۔ م 10ء میں نمو میں زیادہ تر بہتری تھوک اور خوردہ کاروبار کی بنا پر ہوئی جس سے بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی پیداوار اور درآمدات

بڑھنے سے فائدہ ہوا (دیکھئے جدول 2.13)۔ نظم عامہ اور دفاع کے ذیلی شعبے میں بھی مستحکم نمو ہوئی۔

نقل و حمل کی خدمات کے شعبے میں ہونے والے سرگرمیوں میں بھی م 10ء کے دوران تیزی سے اضافہ ہوا جس کا سبب سرکاری اور نجی کارگو ٹرانسپورٹ دونوں کی جانب سے بلند تر طلب تھی۔ یہ بات پٹرول اور مسافر گاڑیوں (ٹرانسپورٹ کی مجموعی قدر اضافی کا لگ بھگ 58 فیصد<sup>19</sup>) کی بلند تر فروخت نیز بحری اور زمینی مال برداری<sup>20</sup> سے ظاہر ہے۔ اشیا کی ٹرانسپورٹ کے اندر معلوم ہوتا ہے کہ بحری ٹرانسپورٹ م 10ء کی زیادہ تر نمو کا باعث بنی کیونکہ جولائی تا مارچ م 10ء میں پی آئی اے نے کارگو میں کی ظاہر کی ہے، تاہم کم نرخوں کی شکل میں سخت عالمی مسابقت نیز جہازوں کی قلت کی وجہ سے نیشنل شپنگ کمپنی (پی این ایس سی) اس بحالی سے پوری طرح مستفید نہ ہو سکی۔<sup>21</sup> نتیجتاً شپنگ کی

<sup>19</sup> اس میں پاکستان ریلوے، پی آئی اے، ہائیس، مسافر ونگین، جیکسیاں اور کشتی شامل ہیں۔

<sup>20</sup> دلچسپ امر یہ ہے کہ ڈیزل سے چلنے والے ٹرکوں اور ایلی ویز کی فروخت میں تیزی سے اضافے کے باوجود ڈیزل کی فروخت میں ایسی نمو نہیں دیکھی گئی۔ شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈیزل ایران، جہاں یہ بہت سستا ہے، کے راستے پاکستان میں اسمگل کیا جاتا ہے۔

<sup>21</sup> اگر خام تیل کی درآمد کم نہ ہوتی تو پی این ایس سی کے محاصل اس سے زیادہ ہو سکتے تھے۔ قومی شپنگ کمپنی کا تین بڑی ریفرنسز یوں کے ساتھ طویل مدتی معاہدہ ہے اور گردش قرضے کے مسائل کی وجہ سے یہ ریفرنسز یاں کافی مقدار میں خام تیل درآمد نہ کر سکیں۔

طلب کا کچھ حصہ درآمدات کے ذریعے پورا ہوا۔<sup>22</sup> تاہم دو تیل بردار جہازوں کے حالیہ اضافے اور پرانے جہازوں کو ٹھکانے لگانے سے آئندہ سہ ماہی کے دوران آمدنی بہتر ہو سکتی ہے۔

اسی طرح ٹیلی مواصلات کے شعبے میں ملا جلا رجحان دیکھا جا رہا ہے۔ م س 10ء کے دوران سب سے بڑی فیکسڈ لائن خدمات فراہم کرنے والی کمپنی نے آمدنی میں کمی ظاہر کی تاہم سیلولر کمپنیوں کی نمو میں کچھ بحالی متوقع ہے کیونکہ ان کے صارفین کی تعداد میں جون 2009ء کے مقابلے میں 2 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ یہ اضافہ اس حقیقت کے باوجود ہوا کہ پی ٹی اے نے م س 10ء میں تیس لاکھ غیر مصدقہ موبائل سمرسٹر دکر دی تھیں۔ یہ اضافہ م س 10ء میں متعارف کرائی جانے والی مالیاتی ترغیبات کے جواب میں ہوا۔<sup>23</sup> بڑھتی ہوئی طلب کے پیش نظر سیلولر خدمات فراہم کرنے والوں نے نیٹ ورکس میں توسیع کے منصوبے شروع کیے ہیں۔

شعبہ خدمات میں نظم عامہ اور دفاع کے ذیلی شعبے میں بھی مستحکم نمو ہوئی۔ م س 10ء کے دوران وہشت گردی کے خلاف جنگ کی بنا پر ناگزیر توسیعی مالیاتی خسارہ نظم عامہ اور دفاع کے ذیلی شعبے میں نمایاں نمو کا باعث بنا۔

آخر اُم 10ء کے دوران زیادہ تر فہرستی بینکوں کے مالی کھاتے بلند آمدنی کی تصدیق کرتے ہیں حالانکہ حجم کے لحاظ سے توسیع اور بلند تفاوت کے باعث نموین کے اخراجات میں اضافہ ہوا ہے (دیکھئے جدول 2.13 اور 2.14)، تاہم م س 10ء میں دیگر عوامل کے قدر اضافی میں کمی کے نتیجے میں مالیات و بیمہ کے ذیلی شعبے کی نمو میں کمی واقع ہوئی۔

<sup>22</sup> جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران غیر ملکی بحری جہازوں کے کرائے بڑھ کر 24 ملین ڈالر ہو گئے جو کہ گزشتہ سال 12 ملین ڈالر تھے۔

<sup>23</sup> ان میں وفاقی ایکسائز ڈیوٹی اور نئے موبائل کنکشن پرائیویٹائزیشن چارجز میں کمی، موبائل سیٹ کی درآمد پر کسٹم ڈیوٹی میں کمی اور درآمد شدہ موبائل سیٹ پر ریگولیٹری ڈیوٹی کا خاتمہ شامل ہیں۔ چنانچہ موبائل فون کی درآمد میں تیزی سے اضافہ ہوا جس سے زیر جائزہ مدت کے دوران اس کی طلب کی بحال کی عکاسی ہوتی ہے۔

جدول 2.14: شعبہ خدمات کی کارکردگی کے اظہار				
سال بسال نمو فیصد میں				
جولائی تا مارچ		تیسری سہ ماہی		
م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	
تھوک اور خوردہ تجارت (33.6)				
-14.9	5.1	-11.1	-5.5	تھوک اور کمیشن تجارت کو قرضہ
4.8	32.9	7.0	21.0	خردہ تجارت کو قرضہ
-53.6	-5.8	-53.6	-6.3	تجارت میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
4.5	-7.5	9.7	-12.1	اشیا سازی میں نمو (فروزی)
-3.9	-6.6	30.1	-36.4	درآمدی نمو
ٹرانسپورٹ (16.0)				
17.4	-0.2	11.9	-8.0	بندر گاہوں پر کارگو ہینڈلنگ
-42.2	12.1	-33.2	34.8	پلی این ایس سی کا منافع - دبھر
16.7	-15.7	45.4	-35.0	کمرشل گاڑیوں کی فروخت
2.9	0.5	-0.7	17.1	ٹرانسپورٹ کے لیے ہائی اسپید ڈیزل اور موٹر سپرٹ
2.1	30.5	11.3	21.4	ٹرانسپورٹ و مواصلات کے اشاریہ نرخ
-81.6	223.4	-132.7	-110.5	پلی آئی اے کا منافع
-13.1	8.1	8.2	7.7	پاکستانی فضائی کمپنیوں کی راہ داری آمدنی
-8.8	-4.6	29.7	-16.9	تجارتی حجم
مواصلات (3.0)				
	..	62.4	60.3	ٹیلی ویشن (فیصد آبادی)
-6.7	-10.9	22.5	20.7	پلی آئی سی ایل کا منافع
-35.3	-52.4	2.7	-66.2	ٹیلی کام درآمدات
54.6	-76.0	299.2	-88.7	موبائل فون درآمدات
105.4	-16.7	58.5	7.0	مواصلاتی خدمات کی برآمدات
مالیات و بیمہ (10.6)				
101.6	22.9	-29.0	..	حکومت کو اسٹیٹ بینک کے منافع کی منتقلی
19.0	11.9	10.4	-16.1	7 بڑے بینکوں کا منافع بعد از ٹیکس
..	..	83.0	84.3	12 فیصد یا اس سے زائد پرقرضوں کا فیصد - بشمول
..	..	51.1	53.9	8 فیصد یا اس سے زائد پر کچھ گنی امانتوں کا فیصد - بشمول
..	..	7.3	7.7	شرح سود کا تفاوت - اضافی
..	..	6.1	6.3	شرح سود کا تفاوت - بشمول
77.0	45.0	-54.5	57.1	مالی خدمات کی برآمد
29.0	39.0	80.0	-37.5	بیمہ خدمات کی برآمد
سرکاری خدمات (11.5)				
..	..	101.1	69.4	حکومتی قرض گیری
26.2	25.1	193.6	-53.9	حکومتی برآمدی خدمات
نوٹین میں درج اعداد و شمار خدمات کی اضافہ قدر میں 5 سالہ اوسط کو ظاہر کر رہے ہیں۔				